روزنامہ
ٹیلی فون نمبر:213029
C.P.L 29
الفضل
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com

پیر24جنوری2005ء13ذوالحج1425ہجری24صلح 1384ہش جلد55-90نمبر20

مہربان وجود

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنخضرت ﷺ جب کسی کا استقبال کرتے یا رخصت کرتے تو اس کا ہاتھ پکڑ لیتے اور جب تک وہ شخص خود اپنا ہاتھ نہ چھڑاتا آپؐ اس کا ہاتھ نہ چھوڑتے۔

(مجمع الزوائد الھیثمی جلد9ص 16باب حسن خلقه)

(10)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ سپین

چلڈرن کلاس۔ نیشنل عاملہ و مربیان کو ہدایات۔ جبرالٹر کی سیر

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب

جنوری2005ء

نماز فجر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت بشارت پیدروآباد میں پڑھائی۔

صبح دس بجے حضور انور دفتر تشریف لائے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی اس کے بعد سوا دس بجے نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ سپین کی میٹنگ شروع ہوئی جو گیارہ بجے تک جاری رہی۔ حضور انور نے لجنہ کی عہدیداران سے ان کے کام اور آئندہ کے پروگراموں اور منصوبہ بندی کے بارہ میں دریافت فرمایا اور مختلف امور کے بارہ میں ان کو تفصیلی ہدایات سے نوازا اور ان کی رہنمائی فرمائی۔

اس میٹنگ کے بعد گیارہ بجے حضور انور پیدروآباد سے آٹھ کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ایک فارم کے وزٹ کے لئے تشریف لے گئے فارم کے مالک نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور فارم کے وزٹ کے لئے اپنی جیپیں پیش کیں۔ کیونکہ فارم کے اندر سفر ناہموار پہاڑی راستہ پر ہے جس پر جیپ وغیرہ سہولت کے ساتھ جاسکتی ہے۔

سپین میں ایک کھیل Bull Fighting کے نام سے مشہور ہے اس فارم پر اسی کھیل کے لئے سینکڑوں کی تعداد میں Bull تیار کئے جاتے ہیں۔ ان کی پرورش کی جاتی ہے اور ان کی عمروں کے حساب سے ان کو علیحدہ علیحدہ رکھا جاتا ہے۔ پھر ان کو Bull Fighting کے لئے بنی ہوئی جگہ پر لڑائی کے لئے ٹریننگ دی جاتی ہے۔ جب یہ بالکل لڑائی کے لئے تیار ہو جاتے ہیں تو پھر انہیں مختلف شہروں میں بھجوایا جاتا ہے جہاں اس کھیل کے مقابلے ہوتے ہیں۔ حضور انور ان کی افزائش اور نسل وغیرہ کے تعلق میں مختلف امور دریافت فرماتے رہے۔

اس کے بعد اس وسیع وعریض فارم کے ایک حصہ میں ہی شکار (Hunting) کا پروگرام تھا۔ جہاں پرندوں کو پہلے فضا میں چھوڑا جاتا ہے اور پھر فضا میں اڑتے ہوئے فائر کر کے ان کا شکار کیا جاتا ہے۔ بہت مہارت اور خاص ٹیکنیک سے نشانہ لگانا پڑتا ہے۔ حضور انور اور مکرم فاتح احمد صاحب نے 14 سے زائد پرندوں کا شکار کیا۔ اس کے بعد واپس تشریف لے آئے۔ فارم کے مالک اور اس کی فیملی نے ہر طرح سے سہولت پہنچائی اور غیر معمولی تعاون کیا۔ یوں لگتا تھا کہ یہ اپنے لوگ ہیں کوئی غیر یا اجنبی نہیں ہیں۔ عرب مسلمانوں کی ہی اولادیں ہیں اور ان میں عرب خون ہے۔ جو مہمان نوازی میں نمایاں ہے۔

دو بج کر پچیس منٹ پر حضور انور نے بیت بشارت میں ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

چلڈرن کلاس

چار بج کر پچاس منٹ پر بیت بشارت میں حضور انور کے ساتھ چلڈرن کلاس کا انعقاد ہوا۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم طاہر احمد صاحب نے کی اس کا اردو ترجمہ عزیزم عبدالفاتح نے پڑھا۔ اس کے بعد عزیزم عمر اعجاز اللہ خان نے آنخضرت ﷺ کی ایک حدیث پیش کی۔ اور عزیزہ عمیرہ مجید نے خوش الحانی سے نظم پڑھ کر سنائی۔ جس کے بعد ''نرم اور پاک زبان کا استعمال'' کے عنوان پر عزیزم نعمان احمد نے تقریر کی۔ اور دوسری تقریر سپین کے مختلف مقامات کا تعارف کے عنوان پر عزیزم جری اللہ مبشر نے کی۔

حضور انور نے منتظمین کو ہدایت فرمائی کہ بچوں کا اردو تلفظ چیک کر کے ان کی تیاری کروایا کریں۔ اسی طرح جو دعائیں یا احادیث بچے یاد کریں ان کا مفہوم بھی انہیں سمجھایا کریں۔

تقریر کے بعد عزیزہ عمیرہ مجید اور عزیزہ انیلہ خالد نے مل کر حضرت اقدس مسیح موعود کا قصیدہ پیش کیا۔ قصیدہ کے بعد عزیزم نبیل احمد نے حکایات بیان فرمودہ حضرت مسیح موعود پیش کیں۔ جس کے بعد آنخضرت ﷺ کا دشمنوں سے حسن سلوک کے موضوع پر عزیزہ قرۃ العین صاحبہ نے تقریر کی اور عزیزہ زعمہ طاہرہ نے سیرت حضرت مسیح موعود کے موضوع پر تقریر کی۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ بچے اونچی آواز میں بولا کریں۔ ان کے اندر خود اعتمادی ہونی چاہئے۔

اس چلڈرن کلاس کے اختتام پر تقریب آمین ہوئی حضور انور نے چار بچوں سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا۔ اور آخر پر دعا کروائی۔

نیشنل عاملہ سپین کو ہدایات

اس کے بعد ساڑھے پانچ بجے نیشنل مجلس عاملہ سپین کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی جو پونے سات بجے تک جاری رہی۔ حضور انور نے دعا کے ساتھ میٹنگ کا آغاز فرمایا اور باری باری تمام شعبوں کے کام کا جائزہ لیا اور ساتھ ساتھ سیکرٹریان کی رہنمائی فرمائی اور تفصیلی ہدایات سے نوازا۔ حضور انور نے جماعت کی تجنید اس کے ریکارڈ اور چندہ کے نظام میں شامل تعداد کا تفصیل سے جائزہ لیا اور اس بارے میں ہدایات دیں کہ مالی قربانی کا معیار مزید بہتر بنائیں اور جو لوگ اس وقت بجٹ میں شامل نہیں ہیں اور چندہ نہیں دے رہے ان کو چندہ کے نظام میں شامل کریں۔ فرمایا جو نہیں دے سکتے وہ باقاعدہ لکھ کر دیں کہ نہیں دے سکتے یا کچھ دے سکتے ہیں اور باقاعدہ اس کی اجازت لیں......

حضور انور نے وصیت کے نظام کو بھی بہتر بنانے اور Up date کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

سیکرٹری وقف جدید کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ اس چندہ میں بچوں کو بھی شامل کریں اور خواتین کو بھی شامل کریں۔ آپ کی جماعت کی جو تجنید ہے اس کے مطابق کوشش کر کے سب کو شامل کریں۔

شعبہ سمعی بصری کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ MTA کے لئے ڈاکومنٹری پروگرام تیار کر کے بھجوائیں۔ سپین میں تو بے تحاشا چیزیں ہیں، سپین کا کلچر ہے۔ تاریخی چیزیں ہیں مساجد ہیں، محلات ہیں، قلعے ہیں فارمنگ کا کام ہے۔ کارخانے ہیں۔ یہاں تو بہت زیادہ ڈاکومنٹری فلم تیار کی جاسکتی ہیں۔

شعبہ صنعت و تجارت کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ ایسے احباب جن کے پاس کام نہیں ہے ان کو کسی ایسے ریسٹورنٹ میں کام نہ دلوائیں جہاں شراب یا سؤر وغیرہ کا کاروبار ہوتا ہے۔

شعبہ امور خارجہ کو ہدایت فرمائی کہ اپنے رابطے اور تعلقات بڑھائیں۔ ہر جگہ، ہر شہر میں جماعت کی پہچان ہونی چاہئے۔ ہر جگہ احمدی احباب کے ذاتی رابطے قائم ہونے چاہئیں۔ باقاعدہ پلاننگ کر کے اس پر کام کریں۔ دعوت الی اللہ کے بارہ میں حضور انور نے تفصیل کے ساتھ سپین کی تمام جماعتوں کا جائزہ لیا اور اس بارے میں ساری مجلس عاملہ اور جماعتوں کے صدران اور پھر ان کی مجالس عاملہ، تمام عہدیداران کو بڑی تفصیل کے ساتھ ہدایات دیں۔

فرمایا جو سوئے ہوئے ہیں ان کو جگانا پڑے گا۔ مستقل مزاجی سے کوشش کرنی پڑے گی۔ فرمایا یہ کام صبر والا اور مستقل مزاجی والا ہے۔ نصیحت کرنے کا حکم ہے۔ نصیحت کرتے چلے جاؤ اور ہمت نہیں ہارنی۔

سیکرٹری صاحب شعبہ وقف نو کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ جو بچے پندرہ سال کے ہو چکے ہیں ان سے تجدید کروائیں کہ ہمارے والدین نے وقف کیا تھا۔ ہم اپنا وقف قائم رکھنا چاہتے ہیں اور ہماری یہ ذاتی تجویز ہے کہ ہم یہ بننا چاہتے ہیں اگر مرکز کو منظور ہو تو یہ بن جائیں اور یہ لائن اختیار کر لیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ وقف نو کے نصاب کے جو مختلف حصے ہیں وہ بچوں کو سپینش میں ترجمہ کر کے دیں

(مسلسل صفحہ 2 پر)

تا کہ ان کو پتہ لگ سکے کہ یہ ہمارا نصاب ہے اور اپنی رپورٹ میں اس بات کا ذکر کریں کہ یہ نصاب ان بچوں کو دیا گیا ہے اور وہ پڑھ رہے ہیں۔

حضور انور نے ان احمدی احباب کے بارہ میں فرمایا جو اس ملک میں سالہا سال سے آباد ہیں ان کو مقامی زبان سیکھنی چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا کہ بوڑھے لوگ ہیں ان کے پاس چلے جائیں۔ ان کا حال احوال دریافت کریں ان سے باتیں کریں اور زبان سیکھیں۔ جاتے ہوئے پھل پھول وغیرہ لے جائیں۔ جب ان سے باتیں کریں گے تو زبان بہتر ہوگی اور پھر رابطے پیدا ہوں گے اور تعلقات بڑھیں گے۔

حضور انور نے نئی بیت الذکر کی تعمیر کے متعلق بھی ہدایات دیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اب مجلس عاملہ کو ایک ہو کر کام کرنا پڑے گا۔ عہدوں کو فضل الٰہی سمجھتے ہوئے کام کرنا پڑے گا۔ فرمایا اب نئے سرے سے نئے عزم کے ساتھ کام کریں۔ حضور انور نے فرمایا اب یہاں پانچ مربیان ہیں طارق بن زیاد کی طرح کھڑے ہو کر تقریریں کریں خدا تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق بخشے۔ آمین

اس میٹنگ کے بعد مجلس عاملہ کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف حاصل کیا۔

10 جنوری 2005ء

نماز فجر حضور انور نے بیت بشارت پیدرو آباد میں پڑھائی صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور سرانجام دیئے۔

ایک بجے حضور انور نے بیت بشارت میں ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ اس کے بعد حضور انور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

ساڑھے پانچ بجے حضور انور پیدرو آباد کے نواحی علاقہ میں پیدل سیر کے لئے مع خدام کے تشریف لے گئے اور ایک گھنٹہ کی سیر کے بعد ساڑھے چھ بجے واپس تشریف لائے۔

سات بجے حضور انور نے بیت بشارت میں مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

11 جنوری 2005ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز فجر بیت بشارت پیدرو آباد میں پڑھائی۔

آج پروگرام کے مطابق سپین کے ہمسایہ ملک جبرالٹر (Gibraltar) کے لئے روانگی تھی۔ پیدرو آباد سے جبرالٹر کا فاصلہ 325 کلومیٹر ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صبح ساڑھے نو بجے اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور روانگی سے قبل دعا کروائی اور قافلہ جبرالٹر کے لئے روانہ ہوا۔ دو صد کلومیٹر سفر کے بعد راستہ میں کچھ دیر کے لئے ایک ریسٹورنٹ میں رکے۔ پھر آگے جبرالٹر کی طرف روانگی ہوئی۔

جبرالٹر (Gibraltar) وہ مشہور پہاڑی مقام ہے۔ جہاں 711ء میں طارق بن زیاد اپنے لشکر کے ساتھ سپین فتح کرنے کے لئے اترا تھا۔ یہ نہایت بلند پہاڑ اسی وقت سے فاتح جرنیل طارق بن زیاد کے نام سے موسوم ہے اور اس کو ''جبل الطارق'' بھی کہتے ہیں۔

جبرالٹر سمندر کے کنارے پر واقع ہے۔ اور اس کے بالکل سامنے مراکش (Morocco) کی پہاڑیاں نظر آتی ہیں اور درمیان میں بحیرہ روم ہے۔ جبرالٹر کے مقام پر بحیرہ روم کے ساتھ دو سمندر اکٹھے ہوتے ہیں۔ دوسرا سمندر بحر اوقیانوس آ کر ملتا ہے۔ یہاں طارق بن زیاد اپنی کشتیوں کے ساتھ اس سمندر کے راستے سے آیا تھا اور جبرالٹر کے پہاڑ پر اتر کر اپنی کشتیاں جلادی تھیں۔

سپین میں سات سو سال کی حکومت کے دوران 1462ء تک یہ پہاڑ مسلمانوں کے قبضہ میں رہا۔ پھر Castilla نے 1462ء میں اسے مسلمانوں سے چھین لیا اس وقت تک سپین سے مسلمانوں کی حکومت ختم ہو چکی تھی۔ اس کے بعد 1704ء میں ایک Anglo-Dutch نے جبرالٹر پر سپین کی جنگ کے دوران قبضہ کر لیا۔ 1713ء میں سپین نے اس پہاڑ کو برطانیہ کے حوالے کر دیا۔ اس وقت سے یہ پہاڑ برطانیہ کے قبضہ میں ہے اور برطانیہ کی فوج اس کو ایک بحری اڈے کے طور پر استعمال کر رہی ہے۔

جبرالٹر کا علاقہ صرف 6 مربع کلومیٹر کے رقبہ پر پھیلا ہوا ہے۔ اور اس کی کل آبادی 30 ہزار ہے۔

جبرالٹر میں آمد

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک بجے کے قریب سپین اور جبرالٹر کے بارڈر پر پہنچے۔ امیگریشن کی کارروائی حضور انور کی آمد سے قبل پہلے ہی مکمل کی جا چکی تھی۔ بارڈر سے قبل ہی پولیس نے دوسری گاڑیوں کو روک کر قافلہ کی گاڑیوں کو گزارا۔ پھر آگے جب یہ چیک پوائنٹ اور امیگریشن کی حدود سے حضور انور کی گاڑی گزری تو امیگریشن سٹاف نے (جو فوجی وردی میں ملبوس تھا) حضور انور کو سلیوٹ کیا۔ اسی طرح پورے پروٹوکول کے ساتھ حضور انور جبرالٹر کی حدود میں داخل ہوئے۔

سوا ایک بجے ہوٹل Caleta میں پہنچے جہاں ظہر وعصر کی نمازوں اور چند گھنٹے قیام کا پروگرام تھا۔ اس ہوٹل کے ایک طرف جبرالٹر کا بلند وبالا پہاڑ اور دوسری طرف سمندر ہے۔ ایک بج کر 35 منٹ پر حضور انور نے اس ہوٹل میں ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ اس کے بعد حضور انور جبرالٹر کے گورنر اور کمانڈر انچیف Sir Francis Richard سے ملاقات کے لئے گورنر ہاؤس تشریف لے گئے۔ جب حضور انور کی گاڑی گورنر ہاؤس کے مین گیٹ پر پہنچی تو پورے پروٹوکول کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا گیا۔ وہاں متعین فوجی نے حضور انور کو سلیوٹ کیا اور ایک افسر حضور انور کو اپنے ساتھ اندر لے گئے۔

گورنر سے یہ ملاقات دو بجے سے شروع ہو کر اڑھائی بجے تک جاری رہی گورنر نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ اور بہت اچھے ماحول میں گفتگو ہوئی۔

ملاقات کے آغاز میں ہی گورنر نے کہا کہ مجھے جماعت احمدیہ کے بارے میں کافی معلومات ہیں۔ پاکستان میں جو حالات آپ کی جماعت کے ساتھ گزر رہے ہیں اس کا مجھے علم ہے۔

گورنر نے بتایا کہ جبرالٹر کی آبادی 30 ہزار ہے جس میں مختلف مذاہب کے لوگ آباد ہیں۔ ملک کے ذرائع آمد اور اقتصادی صورتحال کے بارہ میں بھی گفتگو ہوئی۔ مختلف ممالک کے جہازوں کی آمدورفت اور بعض دوسرے مختلف امور پر تفصیلی باتیں ہوئیں۔ گورنر نے حضور انور کی خدمت میں کافی (Coffee) پیش کی۔

اس ملاقات کے بعد جبرالٹر کی سیر اور پہاڑ کے اوپر جانے کا پروگرام تھا۔ گورنر نے کہا کہ میں آپ کو سرکاری پروٹوکول کے ساتھ پوری سیر کرواتا اور اپنا گائیڈ بھجواتا لیکن آج ہمارے ایک اعلیٰ فوجی افسر کی وفات ہو گئی ہے جس کی وجہ سے آج ہماری ایسی سرگرمیاں بند ہیں۔

ملاقات کے آخر پر حضور انور نے گورنر کا شکریہ ادا کیا اور قرآن کریم، اسلامی اصول کی فلاسفی اور Revelation........ اسے پیش کیں۔ گورنر نے بھی حضور انور کی خدمت میں جبرالٹر کا ایک سوونیئر پیش کیا جس پر جبرالٹر کا نقشہ بنا ہوا ہے۔ اس کے بعد حضور انور وہاں سے رخصت ہوئے۔ جب حضور انور کی گاڑی وہاں سے روانہ ہونے لگی تو حضور انور کو ڈیوٹی پر متعین فوجیوں نے سلیوٹ کے ساتھ رخصت کیا۔

ملاقات کے بعد حضور انور واپس ہوٹل Caleta پہنچے۔ پھر یہاں سے اس بلند وبالا پہاڑ پر چڑھنے کے لئے روانگی ہوئی۔ اور اس آخری حد تک پہنچے جہاں تک سڑک کھلی ہے۔ اس پہاڑ سے سمندر کا نظارہ بہت خوبصورت ہے اور بہت لطف آتا ہے۔ سمندر چھوٹے بڑے جہازوں سے بھرا ہوا ہے۔ بہت سے جہاز بندرگاہ پر آنے کے لئے اپنی باری کے انتظار میں ہیں۔

پہاڑ کے ایک حصہ پر گاڑیاں کھڑی کر کے دوپہر کا کھانا کھایا گیا۔ پہاڑ کے اوپر جو سڑک چڑھتی ہے اس کے کنارے پر جگہ جگہ بندروں کی ٹولیاں بیٹھی ہوئی نظر آتی ہیں۔ ہاتھ میں کھانے پینے کی کوئی چیز لے کر ان کے پاس سے گزرنا محال ہے۔

پہاڑ کے اوپر ایک ایسی جگہ بنی ہوئی ہے جہاں سے اس پہاڑ کے اردگرد تین اطراف سے سمندر کا نظارہ کیا جا سکتا ہے۔ ایک طرف تو ہمسایہ ملک مراکش کی پہاڑیاں نظر آتی ہیں۔ یوں کہا جا سکتا ہے کہ براعظم افریقہ کا ایک کونہ نظر آتا ہے۔ جبرالٹر سے مراکش تک نصف گھنٹہ کا بحری جہاز کا سفر ہے۔ حضور انور نے اس جگہ پر کھڑے ہو کر اس تاریخی پہاڑ کی اور پھر مختلف اطراف کے خوبصورت نظاروں کی تصاویر بنائیں۔ تمام قافلہ کی تصویر کھینچی اور پھر وفد کے ممبران کو اپنے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف اور سعادت بھی عطا فرمائی۔ اگر موسم بالکل صاف ہو تو اس جگہ سے مراکش کے ساحلی شہر صاف نظر آتے ہیں اور ابن بطوطہ کا شہر طنجہ بھی دکھائی دیتا ہے۔

یہی وہ پہاڑ تھا اور یہی وہ مقام تھا جہاں آج سے تیرہ سو سال قبل ایک مسلمان جرنیل عزم وہمت کا پیکر اور متوکل علی اللہ فاتح سپین طارق بن زیاد اپنے لشکر کے ساتھ اترا تھا اور اسی سمندر میں جو سامنے نظر آ رہا تھا اپنی کشتیاں جلا کر واپسی کے سارے راستے بند کر دیئے تھے اور پھر اللہ کی تائید ونصرت کے ساتھ سپین کو فتح کرتا ہوا اس ملک کے آخری حصہ میں پہنچ گیا۔ اور ''جبل الطارق'' ہمیشہ کیلئے ایک تاریخ بن گیا۔

اس پہاڑ کی تہوں میں بہت گہری غاریں بھی ہیں اور اندر ہال نما کھلی جگہیں ہیں اور یہ غاریں اور وسیع و عریض کھلی جگہیں مختلف منازل میں ہیں۔ پہلی جنگ عظیم اور دوسری جنگ عظیم کے دوران یہاں فوجی پناہ لیتے تھے۔ اس بلند و بالا پہاڑ کے اندر اس کی تہہ میں ایک ہال نما جگہ اس قدر بڑی ہے کہ وہاں دو تین صد سے زائد کرسیاں لگی ہوئی ہیں۔ پہاڑوں کی تہہ میں ایک نئی دنیا ہے یہ غاریں صدیوں سے بنی ہوئی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان غاروں کو دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ M.T.A کی ٹیم نے اس کی ریکارڈنگ کی۔ حضور انور نے غاروں کے مختلف حصے دیکھے اور تصاویر بھی بنائیں۔ غاروں کی چھتوں پر قسم ہا قسم کے پتھر اس طرح لٹک رہے ہیں جیسے کسی نے بڑی محنت سے مینا کاری اور نقش ونگار کر کے ان کو فانوس کی شکل دے دی ہے۔

ان غاروں میں جگہ جگہ قدرت نے ستون کھڑے کئے ہوئے ہیں اور وہ بھی نہایت ملائم۔ اور یہ پتھر کے ستون اس طرح معلوم ہوتے ہیں جیسے بڑے بڑے رسوں کو بل دے کر ان کو تیار کیا گیا ہے۔

ان غاروں کو دیکھنے کے بعد وہاں سے پانچ بجے واپسی کا سفر شروع ہوا۔ چند ہی منٹ بعد جبرالٹر کا بارڈر کراس کر کے سپین کی حدود میں داخل ہوئے۔ واپسی پر بارڈر کراس کرتے ہوئے جبرالٹر کی امیگریشن پولیس نے ایک بار پھر حضور انور کو سلیوٹ کیا اور الوداع کہا اور یوں جبرالٹر کا مختصر وزٹ اپنے اختتام کو پہنچا۔ لیکن ابھی واپس پیدرو آباد تک پہنچنے کے لئے 325 کلومیٹر کا فاصلہ طے کرنا تھا۔ قریباً ایک گھنٹہ کے سفر کے بعد راستہ میں ایک ریسٹورنٹ میں کچھ دیر کے لئے رکے پھر آگے روانگی ہوئی۔ راستہ میں ایک جگہ رک کر گاڑیوں میں پٹرول ڈلوایا گیا۔ اور یہ سفر جاری رہا۔ رات نو بج کر دس منٹ پر حضور انور واپس پیدرو آباد پہنچے۔ جہاں احباب جماعت مرد و خواتین حضور انور کی آمد کے منتظر تھے اور قطاروں میں کھڑے تھے۔ حضور انور نے گاڑی سے اترتے ہی سب کو السلام علیکم کہا۔ اور فرمایا اب نماز کی تیاری کریں۔ دس بجے حضور انور نے بیت بشارت میں مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں اور نمازوں کی ادائیگی کے بعد اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

باقی صفحہ 8 پر

سیدنا حضرت مسیح موعود کے ارشادات کی روشنی میں

وقف زندگی کی حقیقت اور واقفین زندگی کو زریں نصائح

صباحت احمد چیمہ صاحب

قسط اول

خدا تعالیٰ کی شناخت اور اطاعت

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

''اصطلاحی معنی (۔) کے وہ ہیں جو اس آیت کریمہ میں اس کی طرف اشارہ ہے یعنی یہ کہ (۔) (سورۃ البقرہ آیت :113) یعنی .... وہ ہے جو خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے تمام وجود کو سونپ دیوے یعنی اپنے وجود کو اللہ تعالیٰ کے لئے اور اس کے ارادوں کی پیروی کے لئے اور اس کی خوشنودی کے حاصل کرنے کے لئے وقف کر دیوے اور پھر نیک کاموں پر خدا تعالیٰ کے لئے قائم ہو جائے اور اپنے وجود کی تمام عملی طاقتیں اس کی راہ میں لگا دیوے مطلب یہ ہے کہ اعتقادی اور عملی طور پر محض خدا تعالیٰ کا ہو جاوے۔

''اعتقادی'' طور پر اس طرح سے کہ اپنے تمام وجود کو درحقیقت ایک ایسی چیز سمجھ لے جو خدا تعالیٰ کی شناخت اور اس کی اطاعت اور اس کے عشق اور محبت اور اس کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے بنائی گئی ہے۔

اور ''عملی'' طور پر اس طرح سے کہ خالصاً للہ حقیقی نیکیاں جو ہر ایک قوت سے متعلق اور ہر ایک خدا داد توفیق سے وابستہ ہیں بجالاوے مگر ایسے ذوق وشوق و حضور سے کہ گویا وہ اپنی فرمانبرداری کے آئینہ میں اپنے معبود حقیقی کے چہرہ کو دیکھ رہا ہے۔

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 58)

وقف زندگی کی اقسام

''خدا تعالیٰ کی راہ میں زندگی کا وقف کرنا جو حقیقت (۔) ہے دو قسم پر ہے۔ ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کو ہی اپنا معبود اور مقصود اور محبوب ٹھہرایا جاوے اور اس کی عبادت اور محبت اور خوف اور رجا میں کوئی دوسرا شریک باقی نہ رہے اور اس کی تقدیس اور تسبیح اور عبادت اور تمام عبودیت کے آداب اور احکام اور اوامر اور حدود اور آسمانی قضا و قدر کے امور بدل و جان قبول کئے جائیں اور نہایت نیستی اور تذلل سے ان سب حکموں اور حدوں اور قانونوں اور تقدیروں کو بارادت تامہ سر پر اٹھالیا جاوے اور نیز وہ تمام پاک صداقتیں اور پاک معارف جو اس کی وسیع قدرتوں کی معرفت کا ذریعہ اور اس کی ملکوت اور سلطنت کے علومرتبہ کو معلوم کرنے کے لئے ایک واسطہ اور اس کے آلاء اور نعماء کے پہچاننے کے لئے ایک قوی رہبر ہیں بخوبی معلوم کر لی جائیں۔

دوسری قسم اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کی یہ ہے کہ اس کے بندوں کی خدمت اور ہمدردی اور چارہ جوئی اور بار برداری اور سچی غمخواری میں اپنی زندگی وقف کر دی جاوے دوسروں کو آرام پہنچانے کے لئے دکھ اٹھاویں اور دوسروں کی راحت کے لئے اپنے پر رنج گوارا کر لیں۔''

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5 ص 60)

وقف زندگی اور نجات

''اب جاننا چاہئے کہ اللہ جلشانہ نے نجات کے بارہ میں قرآن کریم میں یہ فرمایا ہے (۔) (سورۃ البقرہ آیت : 112-113) اور کہا انہوں نے کہ ہرگز بہشت میں داخل نہیں ہوگا یعنی نجات نہیں پائے گا مگر وہی شخص جو یہودی ہوگا یا نصرانی ہوگا۔ یہ ان کی بے حقیقت آرزوئیں ہیں کہو لاؤ برہان اپنی اگر تم سچے ہو۔ یعنی دکھلاؤ کہ تمہیں کیا نجات حاصل ہوگئی ہے بلکہ نجات اس کو ملتی ہے جس نے اپنا سارا وجود اللہ کی راہ میں سونپ دیا۔ یعنی اپنی زندگی کو خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کر دیا اور اس کی راہ میں لگا دیا اور وہ بعد وقف کرنے اپنی زندگی کے نیک کاموں میں مشغول ہوگیا اور ہر ایک قسم کے اعمال حسنہ بجا لانے لگا۔ پس وہی شخص ہے جس کو اس کا اجر اس کے رب کے پاس سے ملے گا اور ایسے لوگوں پر نہ کچھ ڈر ہے اور نہ وہ کبھی غمگین ہوں گے یعنی وہ پورے اور کامل طور پر نجات پائیں گے۔ اس مقام میں اللہ جلشانہ نے عیسائیوں اور یہودیوں کی نسبت فرمادیا کہ جو وہ اپنی اپنی نجات یابی کا دعویٰ کرتے ہیں وہ صرف ان کی آرزوئیں ہیں اور ان آرزوؤں کی حقیقت جو زندگی کی روح ہے ان میں ہرگز نہیں پائی جاتی بلکہ اصلی اور حقیقی نجات وہ ہے جو اسی دنیا میں اس کی حقیقت نجات یابندہ کو محسوس ہو جائے اور وہ اس طرح پر ہے کہ نجات یابندہ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ توفیق عطا ہو جائے کہ وہ اپنا تمام وجود خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کر دے۔ اس طرح پر کہ اس کا مرنا اور جینا اور اس کے تمام اعمال خدا تعالیٰ کے لئے ہو جائیں اور اپنے نفس سے وہ بالکل کھویا جائے اور اس کی مرضی خدا تعالیٰ کی مرضی ہو جائے۔ اور پھر نہ صرف دل کے عزم تک یہ بات محدود رہے بلکہ اس کی تمام جوارح اور اس کے تمام قویٰ اور اس کی عقل اور اس کا فکر اور اس کی تمام طاقتیں اسی راہ میں لگ جائیں تب اس کو کہا جائے گا کہ وہ محسن ہے یعنی خدمت گاری کا اور فرمانبرداری کا حق بجا لایا۔ جہاں تک اس کی بشریت سے ہوسکتا تھا سو ایسا شخص نجات یاب ہے۔''

(جنگ مقدس۔ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 143-144)

خدا تعالیٰ کا چشمۂ جاری

''اگر خدا تعالیٰ کی توحید کا نرا زبانی ہی اقرار ہو اور اس کے ساتھ محبت کا بھی زبانی ہی اقرار موجود ہو تو کچھ فائدہ نہیں، بلکہ یہ حصہ زبانی اقرار کی بجائے عملی حصہ کو زیادہ چاہتا ہے۔ اس سے یہ مطلب نہیں کہ زبانی اقرار کوئی چیز نہیں ہے۔ نہیں۔ میری غرض یہ ہے کہ زبانی اقرار کے ساتھ عملی تصدیق لازمی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ خدا کی راہ میں اپنی زندگی وقف کرو۔ اور یہی (۔) ہے اور یہی وہ غرض ہے جس کے لئے مجھے بھیجا گیا ہے۔ پس جو اس وقت اس چشمہ کے نزدیک نہیں آتا جو خدا تعالیٰ نے اس غرض کے لئے جاری کیا ہے وہ یقیناً بے نصیب رہتا ہے۔ اگر کچھ لینا ہے اور مقصد کو حاصل کرنا ہے تو طالب صادق کو چاہئے کہ وہ چشمہ کی طرف بڑھے اور آگے قدم رکھے اور اس چشمۂ جاری کے کنارے اپنا منہ رکھ دے اور یہ ہو نہیں سکتا کہ جب تک خدا تعالیٰ کے سامنے غیریت کا چولہ اتار کر آستانہ ربوبیت پر نہ گر جاوے اور یہ عہد نہ کر لے کہ خواہ دنیا کی وجاہت جاتی رہے اور مصیبتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑیں تو بھی خدا کو نہیں چھوڑے گا اور خدا تعالیٰ کی راہ میں ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار رہے گا۔'' (ملفوظات جلد دوم ص 138۔139)

خدمت دین کی نیت

''ہمارے دوستوں کو چاہئے کہ وہ اپنے دلوں میں خدمت دین کی نیت باندھ لیں۔ جس طرز اور جس رنگ کی خدمت جس سے بن پڑے کرے۔'' پھر فرمایا:

''میں سچ سچ کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک اس شخص کی قدر و منزلت ہے جو دین کا خادم اور نافع الناس ہے۔ ورنہ وہ کچھ پرواہ نہیں کرتا کہ لوگ کتوں اور بھیڑوں کی طرح مر جائیں۔''

(ملفوظات جلد اول ص 215۔216)

وقف کی اہمیت

''حق یہ ہے کہ جس نے خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان کو وقف کر دیا وہ شہید ہو چکا۔ پس اس صورت میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم افضل الشہداء ہیں۔''

(براہین احمدیہ جلد پنجم روحانی خزائن جلد 21 ص 390)

خدا تعالیٰ کے بندے کون ہیں؟

''اللہ تعالیٰ کے بندے جو دین کو دنیا پر مقدم کر لیتے ہیں۔ ان کے ساتھ وہ رأفت اور محبت کرتا ہے؛ چنانچہ خود فرماتا ہے **واللّٰہ رء وف بالعباد** (البقرہ:208) یہ وہی لوگ ہیں جو اپنی زندگی کو جو اللہ تعالیٰ نے ان کو دی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقف کر دیتے ہیں اور اپنی جان کو خدا کی راہ میں قربان کرنا۔ اپنے مال کو اس کی راہ میں صرف کرنا اس کا فضل اور اپنی سعادت سمجھتے ہیں۔ مگر جو لوگ دنیا کی املاک و جائیداد کو اپنا مقصود بالذات بنا لیتے ہیں وہ ایک خوابیدہ نظر سے دین کو دیکھتے ہیں۔ مگر حقیقی مومن اور صادق (۔) کا یہ کام نہیں ہے۔ سچا (۔) یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی ساری طاقتوں اور قوتوں کو مادام الحیات وقف کر دے تاکہ وہ حیات طیبہ کا وارث ہو۔

(ملفوظات جلد اول ص 364)

عمر بڑھانے کا نسخہ

''اگر انسان چاہتا ہے کہ اپنی عمر بڑھائے اور لمبی عمر پائے تو اس کو چاہئے کہ جہاں تک ہو سکے خالص دین کے واسطے اپنی عمر کو وقف کر دے۔ یہ یاد رکھے کہ اللہ تعالیٰ سے دھوکا نہیں چلتا۔ جو اللہ تعالیٰ کو دغا دیتا ہے وہ یاد رکھے کہ اپنے نفس کو دھوکا دیتا ہے وہ اس کی پاداش میں ہلاک ہو جاوے گا۔

پس عمر بڑھانے کا اس سے بہتر کوئی نسخہ نہیں ہے کہ انسان خلوص اور وفاداری کے ساتھ اعلاء کلمۃ (۔) میں مصروف ہو جاوے اور خدمت دین میں لگ جاوے اور آجکل یہ نسخہ بہت ہی کارگر ہے کیونکہ دین کو

آج ایسے مخلص خادموں کی ضرورت ہے۔اگر یہ بات نہیں ہے تو پھر عمر کا کوئی ذمہ دار نہیں ہے۔ یونہی چلی جاتی ہے۔ (ملفوظات جلد سوم ص 563)

وجود کی پاک قربانیاں

''(۔) نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ ہم سچی پاکیزگی حاصل کرنے کے لئے اپنے وجود کی پاک قربانی پیش کریں جو اخلاص کے پانیوں سے دھوئی ہوئی اور صدق اور صبر کی آگ سے صاف کی ہوئی ہے۔جیسا کہ وہ فرماتا ہے (۔) یعنی جو شخص اپنے وجود کو خدا کے آگے رکھ دے اور اپنی زندگی اس کی راہوں میں وقف کرے اور نیکی کرنے میں سرگرم ہو سو وہ سرچشمۂ قرب الٰہی سے اپنا اجر پائے گا۔اور ان لوگوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم۔یعنی جو شخص اپنے تمام قویٰ کو خدا کی راہ میں لگا دے اور خالص خدا کے لئے اس کا قول اور فعل اور حرکت اور سکون اور تمام زندگی ہو جائے اور حقیقی نیکی بجا لانے میں سرگرم رہے۔سو اس کو خدا اپنے پاس سے اجر دے گا اور خوف اور حزن سے نجات بخشے گا۔'' (سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب روحانی خزائن جلد 12 ص 344)

واقفین زندگی کی ضرورت

''مدرسہ کی حالت دیکھ کر دل پارہ پارہ اور زخمی ہو گیا۔علماء کی جماعت فوت ہو رہی ہے۔مولوی عبدالکریم کی قلم ہمیشہ چلتی رہتی تھی۔مولوی برہان الدین فوت ہو گئے۔اب قائمقام کوئی نہیں۔جو عمر رسیدہ ہیں ان کو بھی فوت سمجھے۔دوسرا جیسا کہ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ تقویٰ ہو۔اس کی تخم ریزی نہیں۔یہ اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ورنہ اچھے آدمی مفقود ہو رہے ہیں۔آریہ زندگی وقف کر رہے ہیں۔یہاں ایک طالب علم کے منہ سے بھی نہیں نکلتا۔

ہزار ہا روپیہ قوم کا جو جمع ہوتا ہے وہ ان لوگوں کے لئے خرچ ہوتا ہے جو دنیا کا کیڑا بنتے ہیں۔یہ حالت تبدیل ہو کر ایسی حالت ہو کہ علماء پیدا ہوں۔علم دین میں برکت ہے۔اس سے تقویٰ حاصل ہوتی ہے۔بغیر اس کے شوخی بڑھتی ہے۔نبوی علم میں برکات ہیں۔

لوگ جو روپیہ بھیجتے ہیں لنگر خانہ کے لئے یا مدرسہ کے لئے۔اس میں سے اگر بیجا خرچ ہوں تو گناہ کا نشانہ ہوگا۔اللہ تعالیٰ نے تدبیر کرنیوالوں کی قسم کھائی ہے۔ فالمدبرات امرا (النزعت :6) میں تو ایسے آدمیوں کی ضرورت سمجھتا ہوں جو دین کی خدمت کریں۔میرے نزدیک زباندانی ضروری ہے۔انگریزی پڑھنے سے میں نہیں روکتا۔میرا مدعا یہ ہے کہ اور میں نے پہلے بھی سوچا ہے اور جب سوچا ہے میرے دل کو صدمہ پہنچا ہے کہ ایک طرف تو زندگی کا اعتبار نہیں جیسا کہ خدا تعالیٰ کی وحی قرب اجلک المقدر سے ظاہر ہوتا ہے۔دوسرا اس مدرسہ کی بنا سے غرض یہ تھی کہ دینی خدمت کے لئے لوگ تیار ہو جاویں۔'' (ملفوظات جلد چہارم ص 584)

خدمت دین کو اختیار کریں

''یہ مدرسہ (مدرسہ احمدیہ) اشاعت (۔) کا ایک ذریعہ بنے اور اس سے ایسے عالم اور زندگی وقف کرنے والے لڑکے نکلیں جو دنیا کی نوکریوں اور مقاصد کو چھوڑ کر خدمت دین کو اختیار کریں...... مدرسہ کے متعلق ابھی تک میری روح فیصلہ نہیں کر سکی کیا راہ اختیار کیا جاوے۔ایک طرف ضرورت ہے ایسے لوگوں کی جو عربی اور دینیات میں توغل رکھتے ہوں اور دوسری طرف ایسے لوگوں کو بھی ضرورت ہے جو آجکل کے طرز مناظرات میں پکے ہوں۔علوم جدیدہ سے بھی واقف ہوں۔کسی مجلس میں سوال پیش آ جاوے تو جواب دے سکیں اور کبھی ضرورت کے وقت عیسائیوں سے یا کسی اور مذہب والوں سے انہیں (۔) کی طرف سے مناظرہ کرنا پڑے تو ہتک کا باعث نہ ہوں بلکہ وہ (۔) کی خوبیوں اور کمالات کو پرزور اور پرشوکت الفاظ میں ظاہر کر سکیں۔'' (ملفوظات جلد چہارم ص 618)

وقف کے بعد کی لذت

''انسان کو ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی کو وقف کرے۔میں نے بعض اخبارات میں پڑھا ہے کہ فلاں آریہ نے اپنی زندگی آریہ سماج کے لئے وقف کر دی اور فلاں پادری نے اپنی عمر مشن کو دے دی۔مجھے حیرت آتی ہے کہ کیوں (۔) کی خدمت کے لئے اور خدا کی راہ میں اپنی زندگی کو وقف نہیں کر دیتے۔رسول اللہ ﷺ کے مبارک زمانہ پر نظر کر کے دیکھیں تو ان کو معلوم ہو کہ کس طرح ...... کی زندگی کے لئے اپنی زندگیاں وقف کی جاتی تھیں۔

یاد رکھو کہ یہ خسارہ کا سودا نہیں ہے۔بلکہ بے قیاس نفع کا سودا ہے۔کاش۔...... کو معلوم ہوتا اور اس تجارت کے مفاد اور منافع پر ان کو اطلاع ملتی جو خدا کے لئے اس کے دین کی خاطر اپنی زندگی وقف کرتا ہے کیا وہ اپنی زندگی کھوتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ فله اجره عند ربه (۔) (البقرہ :113) اس للّٰہی وقف کا اجر ان کا رب دینے والا ہے۔یہ وقف ہر قسم کے ہموم و غموم سے نجات اور رہائی بخشنے والا ہے۔

مجھے تو تعجب ہوتا ہے کہ جبکہ ہر ایک انسان بالطبع راحت اور آسائش چاہتا ہے اور ہموم و غموم اور کرب و افکار سے خواستگار نجات ہے۔پھر کیا وجہ ہے کہ جب اس کو ایک مجرب نسخہ اس مرض کا پیش کیا جاوے تو اس پر توجہ ہی نہ کرے۔کیا للّٰہی وقف کا نسخہ 1300 برس سے مجرب ثابت نہیں ہوا؟ کیا صحابہ کرامؓ اسی وقف کی وجہ سے حیات طیبہ کے وارث اور ابدی زندگی کے مستحق نہیں ٹھہرے؟ پھر اب کونسی وجہ ہے کہ اس نسخہ کی تاثیر سے فائدہ اٹھانے میں دریغ کیا جاوے۔

بات یہی ہے کہ لوگ اس حقیقت سے ناآشنا اور اس لذت سے جو اس وقف کے بعد ملتی ہے ناواقف محض ہیں؛ ورنہ اگر ایک شمہ بھی اس لذت اور سرور سے ان کو مل جاوے تو بے انتہا تمناؤں کے ساتھ وہ اس میدان میں آئیں۔ (ملفوظات جلد اول ص 369۔370)

للّٰہی وقف

''مما رزقنٰھم روپیہ پیسہ سے مخصوص نہیں۔خواہ جسمانی ہو یا علمی سب اس میں داخل ہے۔جو علم سے دیتا ہے وہ بھی اسی کے ماتحت ہے۔مال سے دیتا ہے وہ بھی داخل ہے۔طبیب ہے وہ بھی داخل ہے۔

مگر بموجب منشاء ھدی للمتقین ابھی تک اس مقام تک نہیں پہنچا جہاں قرآن شریف اسے لے جانا چاہتا ہے اور وہ وہ مقام ہے کہ انسان اپنی زندگی ہی خدا تعالیٰ کے لئے وقف کر دے اور یہ للّٰہی وقف کہلاتا ہے۔'' (ملفوظات جلد چہارم ص 612)

اللہ کی راہ میں............

''اصل بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے جیسے ابتدا سے انسان کی فطرت میں ایک ملکہ گناہ کرنے کا رکھا۔ایسا ہی گناہ کا علاج بھی اسی طرز سے اس کی فطرت میں رکھا گیا ہے۔جیسے کہ وہ خود فرماتا ہے (۔) (سورۃ البقرہ آیت :113) یعنی جو شخص اپنے تمام وجود کو خدا تعالیٰ کی راہ میں سونپ دیوے اور پھر اپنے تئیں نیک کاموں میں لگا دیوے تو اس کو ان کا اجر اللہ تعالیٰ سے ملے گا۔اور ایسے لوگ بے خوف اور بے غم ہیں۔اب دیکھئے کہ یہ قاعدہ کہ توبہ کر کے خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا اور اپنی زندگی کو اس کی راہ میں وقف کر دینا یہ گناہ کے بخشے جانے کے لئے ایک ایسا صراط مستقیم ہے کہ کسی خاص زمانہ تک محدود نہیں۔جب سے انسان اس مسافر خانہ میں آیا تب سے اس قانون کو اپنے ساتھ لایا۔جیسے اس کی فطرت میں ایک شق یہ موجود ہے کہ گناہ کی طرف رغبت کرنا ہے ایسا ہی یہ دوسری شق بھی موجود ہے کہ گناہ سے نادم ہو کر اپنے اللہ کی راہ میں مرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔زہر بھی اسی میں ہے اور تریاق بھی اسی میں ہے۔'' (جنگ مقدس۔روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 199-200)

اپنا ذاتی تجربہ اور وصیت

''میں خود جو اس راہ کا پورا تجربہ کار ہوں اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور فیض سے میں نے اس راحت اور لذت سے حظ اٹھایا ہے۔یہی آرزو رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کے لئے اگر مر کے پھر زندہ ہوں اور پھر مروں اور زندہ ہوں تو ہر بار میرا شوق ایک لذت کے ساتھ بڑھتا ہی جاوے۔

پس میں چونکہ خود تجربہ کار ہوں اور تجربہ کر چکا ہوں اور اس وقف کے لئے اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ جوش عطا فرمایا ہے کہ اگر مجھے یہ بھی کہہ دیا جاوے کہ اس وقف میں کوئی ثواب اور فائدہ نہیں ہے بلکہ تکلیف اور دکھ ہوگا تب بھی میں (۔) کی خدمت سے نہیں رک سکتا اس میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اپنی جماعت کو وصیت کروں اور یہ بات پہنچا دوں آئندہ ہر ایک کا اختیار ہے کہ وہ اسے سنے یا نہ سنے۔اگر کوئی نجات چاہتا ہے اور حیات طیبہ یا ابدی زندگی کا طلبگار ہے تو وہ اللہ کے لئے اپنی زندگی وقف کرے اور ہر ایک اس کوشش اور فکر میں لگ جاوے کہ وہ اس درجہ اور مرتبہ کو حاصل کرے کہ کہہ سکے کہ میری زندگی، میری موت، میری قربانیاں، میری نمازیں اللہ ہی کے لئے ہیں اور حضرت ابراہیمؑ کی طرح اس کی روح بول اٹھے اسلمت (البقرہ:132) جب تک انسان خدا میں کھویا نہیں جاتا خدا میں ہو کر نہیں مرتا وہ نئی زندگی پا نہیں سکتا۔'' (ملفوظات جلد اول ص 370)

اس زمانہ کی سب سے بڑی ضرورت

''ہمارے نزدیک سب سے بڑی ضرورت آج (۔) کی زندگی ہے۔(۔) ہر قسم کی خدمت کا محتاج ہے۔اس کی ضرورتوں پر ہم کسی ضرورت کو مقدم نہیں کر سکتے۔خدا نے جو کام ہمارے سپرد کیا ہے۔ہم معصیت سمجھتے ہیں کہ اس کام کو چھوڑ دیں۔دو بیمار ہوتے ہیں۔ایک ان میں سے اگر مر جاوے تو کچھ حرج نہیں ہوتا، لیکن ایک ایسا ہوتا ہے کہ اگر وہ مر جاوے تو دنیا تاریک ہو جاتی ہے۔بس یہی حالت (۔) کی ہو رہی ہے۔آج سب سے بڑی ضرورت یہی ہے کہ جہاں تک ممکن ہو اور بن پڑے (۔) کی خدمت کی جاوے۔جس قدر روپیہ ہو وہ (۔) کے احیاء میں خرچ کیا جاوے۔'' (ملفوظات جلد اول ص 530)

احمدی طلباء و طالبات کے اہم امور

آئندہ چند ماہ میں میٹرک، انٹرمیڈیٹ، O اور A لیول کے امتحانات منعقد ہوں گے۔ سیکرٹریان تعلیم اس سلسلہ میں فرداً فرداً سب طلباء و طالبات سے انفرادی رابطہ کریں اور ساتھ کے ساتھ ان کی پڑھائی کا جائزہ لیتے رہیں۔احباب جماعت تمام طلباء و طالبات کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

☆ وہ تمام احمدی طلباء و طالبات جو پاکستان کے کسی بھی ادارہ سے پی ایچ ڈی کر رہے ہیں۔وہ مندرجہ ذیل معلومات نظارت تعلیم کو ارسال کریں۔

1۔نام طالب علم 2۔مکمل ایڈریس 3۔مضمون جس میں پی ایچ ڈی کر رہے ہیں۔4۔ادارہ کا نام 5۔متفرق امور جس میں E-mail بھی شامل ہو۔

☆ سیکرٹریان تعلیم سے گزارش ہے کہ وہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ فرمودہ 5 دسمبر 2003ء کی روشنی میں مرکزی ہدایات کے مطابق اپنا کام جاری رکھیں۔☆ اعلیٰ تعلیم کے لئے ہائر ایجوکیشن کمیشن کی طرف سے متعدد اعلانات اخبارات میں شائع ہو رہے ہیں۔ان اعلانات کو سیکرٹریان تعلیم طلباء و طالبات تک پہنچانے کا انتظام کریں۔

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ 35460 پاکستان
فون نمبر: 04524-212473
ntaleem@fsd.paknet.com.pk

محترم سید میر محمود احمد صاحب ناصر

تناسخ کے عقیدہ پر ایک نظر

ایک سفر کے دوران میں فرینکفرٹ جرمنی میں دو ایک دن ٹھہرنے کا موقعہ ملا۔ پہلے روز بعض جرمن احباب کی مجلس میں ایک خاتون سے جو تناسخ کے عقیدہ کے حق میں بڑا جوش وخروش رکھتی تھیں گفتگو کا موقعہ ملا۔ برادرم ہدائت اللہ ھبش صاحب ترجمانی کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ جب محترمہ اپنا موقف خوب زور سے بیان کرچکیں تو ان کی خدمت میں عرض کیا۔

ایک انسان بنیادی طور پر دو رہ نما اپنی سوچ کے لئے رکھتا ہے

اول اگر وہ خدا تعالیٰ کو مانتا ہے اور خدا کی طرف سے الہامی کتاب اترنے کا قائل ہے تو لازماً اس کو اس کتاب میں بیان شدہ عقائد کو صحیح تسلیم کرنا ہوگا۔

دوم خود انسان کی عقل اور اس کا مشاہدہ اور تجربہ یا دوسرے الفاظ میں سائنس اس کے لئے رہ نما ہے۔

اب جہاں تک الہامی کتاب کا تعلق ہے نہ ہی آپ کی کتاب وید میں تناسخ کی طرف کوئی اشارہ ہے نہ ہی قرآن مجید میں تناسخ کا کوئی ذکر ہے۔

جہاں تک عقل، تجربہ، مشاہدہ یا سائنس کا تعلق ہے آپ کو تناسخ کے حق میں ان سے کوئی بھی رہ نمائی نہیں ملتی۔

محترمہ خاتون نے تسلیم کیا کہ ویدوں میں تناسخ کا کوئی ذکر نہیں اور نہ ہی سائنسی حقیقت کے طور پر تناسخ ثابت ہے۔ مگر انہوں نے دعویٰ کیا کہ گیتا بھی الہامی کتاب ہے اور وہ تناسخ کی تعلیم دیتی ہے۔ یہ دعویٰ ان کا اگرچہ غلط تھا اور حقیقتاً گیتا میں بھی حقیقی طور پر تناسخ ارواح کا ذکر نہیں اور جو حوالے تناسخ کے حق میں پیش کئے جاتے ہیں ان کی تشریح دوسرے رنگ میں بھی کی جا سکتی ہے۔ مگر بات اگر حوالوں کی غلط اور صحیح تشریح پر شروع ہو جاتی تو لمبی پڑ جاتی ۔ یہ خاتون چونکہ اس نوجوان طبقہ سے تعلق رکھتی تھیں جو یورپ میں اھنسا اور عدم طاقت اور Non-Violance کا پرچار کرتا ہے اس لئے ان کو عرض کیا کہ آپ گیتا کو کس طرح الہامی کتاب قرار دے سکتی ہیں کیونکہ گیتا کی کتاب تو شروع ہی اس مضمون سے ہوتی ہے کہ ایک میدان جنگ میں کوروؤں اور پانڈوؤں کے لشکر ہتھیاروں سے مسلح جنگ کے لئے تیار ہیں۔ خون بہنے کو ہے پانڈوؤں کا سردار ارجن رتھ پر سوار ہے اور شری کرشن مہاراج (جو دراصل انسانی شکل میں خدائی کی تجلی ہیں) ارجن کا رتھ چلا رہے ہیں۔ اور ارجن کے کہنے پر رتھ کو دونوں فوجوں کے درمیان لا کر کھڑا کر دیتے ہیں ارجن اپنے لشکر اور مقابل کے لشکر پر نظر ڈالتا ہے اور دیکھتا ہے کہ کہیں اس کے گورو کھڑے ہیں کہیں چچا کہیں بھائی کہیں خالو کہیں بھتیجے کہیں دوست سب ایک دوسرے سے جنگ کے لئے تیار ہیں یہ صورت حال دیکھ کر ارجن کا دل نرم پڑ جاتا ہے مگر شری کرشن مہاراج (جو دراصل انسانی لباس میں خود خدا ہیں) ارجن کو اپدیش دیتے ہیں اس کی ٹوٹی ہوئی ہمت کو پھر استوار کرتے ہیں اور اس کو جنگ کرنے اور خون بہانے پر انگیخت کرتے ہیں اس نظارہ کو گیتا کے اردو نظم میں مترجم معروف حساب دان خواجہ دل محمد صاحب اس طرح بیان کرتے ہیں

تب ارجن نے دیکھا کھڑے ہیں تمام
چچے دادے استاد ذی احترام
کہیں بیٹے پوتے کہیں یار ہیں
برادر ہیں ماموں ہیں غم خوار ہیں
خسر ہے کوئی کوئی دلبند ہے
کہ اک سے لگا اک کا پیوند ہے
جگر کی جگر سے لڑائی ہے آج
کہ لڑنے کو بھائی سے بھائی ہے آج
ہوا دل کو ارجن کے رنج و ملال
کہا رحم و رقت سے ہو کر نڈھال
مہاراج یہ کیا ہے درپیش آج
کہ لڑنے کو ہے خویش سے خویش آج
یہ کارزبوں کر کے کیا فائدہ
عزیزوں کا خون کر کے کیا فائدہ
کھڑے ہیں وہ تیر و کماں جوڑ کر
زر و مال و جاں سب سے منہ موڑ کر
پدر بھی ہیں دادے بھی استاد بھی
پسر بھی ہیں اور ان کی اولاد بھی
یہ ماموں وہ بیوی کا بھائی وہ باپ
سبھی میں قرابت سبھی میں ملاپ
اگر ہم عزیزوں کو کر دیں ہلاک
رہیں گے سدا غم سے اندوہناک
صد افسوس ہم کھو کے عقل سلیم
یہ کرنے لگے ہیں گناہ عظیم
بہائیں گے افسوس اپنوں کا خوں
کہ ہے بادشاہی کا سر میں جنوں

جب ارجن نے اس رنج وغم کا اظہار کر کے رحم اور اھنسا کا اظہار کیا تو شری کرشن مہاراج نے جو خدا کے مظہر تھے (بقول گیتا) نہائت غصہ کا اظہار کیا اور ارجن کو لڑائی پر انگیخت کرتے ہوئے کہا

سن ارجن ! یہ کیسی روش ہے ذلیل
جو دوزخ میں ڈالے جو کر دے ذلیل
کٹھن وقت میں ایسی کیوں بے دلی
نہ ہو آریاؤں میں یوں بے دلی
تو ارجن نہ بن حیز نامرد و زار
نہیں تیرے شایان شاں جی کی ہار
یہ کم ہمتی چھوڑ ۔ کر جی کڑا
عدو سوز ارجن کھڑا ہو کھڑا
ترا فرض کیا ہے رکھ اس پر نظر
نہ جی ڈگمگا اس کی تکمیل کر
عمل کھتری کا کوئی کیوں نہ ہو
نہ پہنچے کبھی دھرم کی جنگ کو
ہیں ارجن وہی کھتری خوش نصیب
ملے معرکہ جن کو ایسا عجیب
یہ بن مانگے نعمت خود آئی ہے گھر
کھلے خودبخود آ کے جنت کے در
اگر دھرم کی تو لڑے گا نہ جنگ
اور اس جنگ میں کچھ کرے گا درنگ (تاخیر)
تو پت تیری باقی رہے گی نہ دھرم
تجھے پاپ گھیریں گے آئے گی شرم
مرے گا تو پائے گا جنت میں گھر
اگر جیت جائے تو دنیا ہو سر
اٹھ ارجن کھڑا ہو دکھا زور جنگ
کہ مردوں کو میدان سے ہٹنا ہے ننگ

فرینکفرٹ کی یہ محترمہ جو تناسخ اور اھنسا اور Non-violance کی پرچارک تھیں ان کی خدمت میں عرض کیا کہ یہ کتاب جس کی ابتداء ہی جنگ اور قتل اور خون بہانے کے حکم سے ہوتی ہے کس طرح الہامی کلام قرار دی جاسکتی ہے۔ اب گیتا الہامی کتاب نہیں۔ ویدوں میں تناسخ کا ذکر نہیں اور سائنس تناسخ ارواح کو تسلیم نہیں کرتی تو کس بناء پر تناسخ کا عقیدہ قبول کیا جائے۔

محترمہ جو اپنے بحث ومباحثہ اور جوش وخروش کے لئے جماعتی حلقوں میں خوب متعارف تھیں کہنے لگیں مگر بات یہ ہے کہ میں بحث نہیں کرنا چاہتی اور یہ کہہ کر اپنے نوجوان ساتھی کے ساتھ اٹھ کر چلی گئیں۔

مکرم عبدالسمیع نون صاحب ایڈووکیٹ

از باغباں بترس کہ من شاخ مثمرم

1943ء کا واقعہ ہے میں ڈسٹرکٹ بورڈ ہائی سکول بھلوال کی نویں جماعت میں پڑھتا تھا میرے والد حضرت میاں عبدالعزیز صاحب نون (بیعت 1903ء وفات 1953ء) کو دعوت الی اللہ کا بڑا شوق بلکہ جنون تھا گھوڑے پر سوار ہو کر حضرت مسیح موعود کی کتب دور ونزدیک لوگوں کو پڑھنے کے لئے دیتے تھے اور زبانی بھی نہایت پُر اثر انداز میں پیغام حق پہنچاتے تھے۔

موضع للیانی ایک بہت بڑا قصبہ ہے جو بھلوال شہر سے 6 میل کے فاصلہ پر ہے وہاں میرے ابا کے ننھیال بھی تھے اور سسرال بھی۔ اس لئے وہاں اکثر جاتے تھے اور وہاں کے بہت سے لوگوں کو دعوت الی اللہ کرتے تھے۔

1943ء کا ہی واقعہ ہے کہ سردیوں کا موسم تھا موضع للیانی کے ایک رئیس کے دارا پر گئے۔ (اسے پہلے بھی دعوت الی اللہ کیا کرتے تھے) اسے پیغام حق پہنچانا شروع کیا تو وہ برا فروختہ ہو گیا اور حضرت مسیح موعود کی شان میں گستاخی کی۔ انہوں نے اسے بہت سمجھایا حتیٰ کہ یہ بھی کہا کہ وہ ایک نہایت پاکباز اور مامور من اللہ ہیں انہیں گالیاں نہ دے مگر وہ نہ ٹلا اور بالآخر ابا جان نہایت درجہ آزردگی اور زخمی دل کے ساتھ وہاں سے اٹھ کر تھوڑے فاصلے پر میرے ننھیال کے ڈیرہ پر چلے گئے جو قصبہ للیانی سے ملحق ہی ہے۔

میرا ماموں زاد بھائی چوہدری گل محمد وہاں موجود تھا اور بھی عزیز تھے گل محمد کا بیان ہے کہ چچا جی (وہ میرے ابا جان کو چاچا جی کہتے تھے) اس روز اس قدر غم زدہ تھے کہ چہرہ لال سرخ ہو چکا تھا اور جسم پر کپکپی سی طاری تھی ہم نے وجہ پوچھی مگر وہ جواب دینے کے لائق ہی نہیں تھے دودھ پیش کیا تو واپس کر دیا۔ کھانے کا وقت آیا تو کھانا بھی نہ کھا سکے مغرب اور عشاء کی نمازوں کے بعد ہم سب نے بڑی فکرمندی اور تشویش کا اظہار کیا تو ان کی آنکھوں میں آنسو تیرنے لگے اور رئیس کی دشنام طرازی کا ذکر کیا اور پھر یکدم خاموشی کے بعد کہا کہ میرا عزیز اور منتقم خدا اس شخص کو ایک ہفتے کے اندر مزہ چکھائے گا پھر صبح بھی کچھ کھائے پیئے بغیر حلال پور اپنے گھر کے لئے گھوڑے پر سوار ہو کر روانہ ہو گئے۔

عین ساتویں دن مذکورہ شخص اپنے دارا پر حجام سے شیو کروا رہا تھا مسلح نوکروں کا لاؤ لشکر پاس موجود تھا کہ ایک شخص اچانک دن دیہاڑے اس کے دارے پر آیا اور ٹوکے کے دو وار اس کی گردن پر کئے اور قتل کر کے بھاگ گیا کسی کو اسے پکڑنے کی جرأت نہ ہوئی۔

مامور الٰہی کے ایک رفیق کے منہ سے نکلی ہوئی بات اللہ قادر نے پوری کر کے اپنے بندے کی صداقت کا ثبوت دیا۔

یہ واقعہ میرا چشم دید اور گوش شنید ہے

ہمارا بھائی چودھری گل محمد فوت ہو چکا ہے وہ جب تک زندہ رہا اس نشان پر ہیبت کا ذکر کر کے خوفزدہ ہو جاتا تھا چونکہ اس گھر کے سب ہمارے رشتہ داروں میں سے وہ نہایت معتبر اور زیرک ابا جان کا بھی بہت پیارا تھا اس لئے اس نے ابا جان کی اس روز کی حالت کا مشاہدہ بھی اس نے کیا الفاظ بھی سنے اور پھر عین 7 ویں روز قہری تجلی کا ذکر ہر مجلس میں کرتا رہا۔

از باغباں بترس کہ من شاخ مثمرم

ابوعمر ابن حجاج (1073ء)

آپ اشبیلیہ سپین کے رہنے والے تھے زراعت پر آپ کی کتاب المقنی سے ابن العوام نے خوب استفادہ کیا آپ کو گرائمر اور باٹنی کے علوم پر بھی زبردست گرفت حاصل تھی۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب رخصتانہ

مکرم لطیف احمد صاحب مغل دستگیر فیڈرل بی ایریا کراچی لکھتے ہیں۔ خاکسار کی چھوٹی ہمشیرہ مکرمہ عظمیٰ فوزیہ صاحبہ بنت مکرم محمد حنیف صاحب کی تقریب رخصتانہ مورخہ 24دسمبر 2004ء کو خاکسار کی رہائش گاہ پر منعقد ہوئی۔ ان کا نکاح مکرم محمد قاسم صاحب ابن مکرم رشید احمد ایاز صاحب سابق کارکن دفتر امور عامہ ربوہ کے ساتھ مبلغ تیس ہزار روپے حق مہر پر محترم امین احمد تنویر صاحب مربی سلسلہ نے اسی روز جمعہ کی نماز سے قبل احمدیہ ہال کراچی میں پڑھا۔ عزیزم، مکرم اللہ رکھا صاحب کے پوتے اور عزیزہ، مکرم غلام محمد صاحب کی پوتی ہیں۔ اس تقریب میں مکرم عبدالرشید سماٹری صاحب نے دعا کروائی کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کیلئے ہر جہت سے بابرکت فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

محترم ڈاکٹر محمود الٰہ دین صاحب ابن محترم فاضل الٰہ دین صاحب مرحوم مورخہ 6جولائی 2004ء کو بعمر 73 سال ٹورانٹو میں وفات پا گئے۔ مرحوم موصی تھے۔ محترم مولانا نسیم مہدی صاحب امیر و مشنری انچارج کینیڈا نے بیت الذکر ٹورانٹو میں 9جولائی 2004ء بروز جمعۃ المبارک مکرم ڈاکٹر صاحب کے اخلاص و محبت، فدائیت، نوع انسان سے ہمدردی کا ذکر فرمایا۔ نماز جمعہ کے بعد بیت الذکر سے باہر احاطہ میں مکرم امیر صاحب نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں احباب شریک ہوئے۔ اسی روز میپل کے قبرستان میں تدفین ہوئی اور محترم امیر صاحب کینیڈا نے دعا کروائی۔ مرحوم جماعت احمدیہ کے معروف بزرگ محترم سیٹھ عبداللہ الٰہ دین صاحب مرحوم آف سکندر آباد دکن کے نواسے تھے۔ مرحوم کے پسماندگان میں سے ان کی اہلیہ محترمہ انیسہ محمود صاحبہ، فرزند مکرم محمد فاتح صاحب، دختران محترمہ خالدہ رحمٰن صاحبہ اور محترمہ ساجدہ تنویر صاحبہ کینیڈا میں مقیم ہیں۔ اور دو دختران محترمہ عابدہ نصر صاحبہ اور راشدہ قمر صاحبہ حیدر آباد سندھ میں مقیم ہیں۔ مرحوم مکرم پروفیسر ڈاکٹر سلیم الرحمٰن صاحب کارلینگٹن یونیورسٹی آٹوا کے خسر محترم تھے۔ مرحوم مالی قربانی میں پیش پیش رہتے تھے خدا تعالیٰ کے فضل سے سالہا سال سے ہومیو پیتھک دواؤں کے ذریعہ احمدی احباب کے علاوہ غیر از جماعت افراد کی بھی خدمت کی توفیق پائی۔ احباب مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے دعا کریں۔

سانحہ ارتحال

مکرم سعید احمد بٹ صاحب صدر جماعت چک نمبر 203ر۔ب مانانوالہ ضلع فیصل آباد لکھتے ہیں۔ مکرم ڈاکٹر حامد بیگ صاحب عمر 38 سال چک نمبر 203ر۔ب ملک پور حلقہ مانونوالہ 203ر۔ب ضلع فیصل آباد 2نومبر 2004ء بمطابق 18 رمضان المبارک کو سحری کے وقت انتقال کر گئے۔ مرحوم صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے اور جماعت کے ساتھ پختہ تعلق تھا۔ اپنے پیشہ طب کے لحاظ سے سارے گاؤں میں پہچانے جاتے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ میں شفا رکھی تھی۔ مرحوم کو احمدیہ قبرستان گوکھووال میں دفن کیا گیا مکرم محمد زکریا صاحب معلم وقف جدید نے نماز جنازہ پڑھائی قبر تیار ہونے پر مکرم چوہدری منظور احمد صاحب نے دعا کروائی۔ بیوہ کے علاوہ تین بچے سوگوار چھوڑے ہیں احسن بیگ عمر 11 سال، عائشہ حامد عمر 7 سال، رافع حامد عمر 5 ماہ (عزیزم رافع حامد کے دل میں سوراخ ہے جس کا علاج جاری ہے) احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ بچوں کا خود کفیل ہو۔ تمام پسماندگان اور ان کی والدہ محترمہ کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم محمد جمیل فیضی صاحب سیکرٹری مال حلقہ دارالفتوح شرقی ربوہ سردی لگنے کی وجہ سے سخت علیل ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم محمد اشرف ڈوگر صاحب ٹیچر نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کے والد محترم شریف احمد صاحب ڈوگر آف 226/T.D.A لیہ حال دارالنصر شرقی ربوہ مورخہ 10 جنوری 2005ء کو بعمر 86 سال وفات پا گئے ہیں۔ ان کی نماز جنازہ مورخہ 11 جنوری 2005ء کو بیت المہدی میں بعد نماز ظہر مکرم جمال الدین شمس صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی اور تدفین عام قبرستان میں عمل میں لائی آئی اور بعد از تدفین مکرم مظفر احمد بلال ڈوگر صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ آپ نے کئی بچوں اور بچیوں کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت حاصل کی۔ آپ مکرم شفیق الرحمٰن اظہر صاحب مربی ضلع مظفر گڑھ کے ماموں تھے۔ آپ نے پسماندگان میں دو بیٹے اور سات بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم شہزاد احمد گوشی صاحب کمپیوٹر ورلڈ، کالج روڈ دارالبرکات ربوہ کو مورخہ 6 ستمبر 2004ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ کا نام دائمہ مسرت تجویز ہوا ہے۔ بچی مکرم الطاف احمد صاحب دارالبرکات کی پوتی اور مکرم عبدالرشید خان صاحب لاہور کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک، خادمہ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

تقریب شادی

مکرم محمد اکرام بھٹی صاحب کمپیوٹر ورلڈ، کالج روڈ دارالبرکات ربوہ ولد مکرم محمد انور بھٹی صاحب کی تقریب شادی مورخہ 21نومبر 2004ء کو ہمراہ مکرمہ ثمینہ کوثر صاحبہ بنت مکرم عصمت اللہ صاحب، اوکاڑہ میں منعقد ہوئی۔ مورخہ 23نومبر 2004ء کو دوپہر اڑھائی بجے گوندل بینکوئٹ ہال میں دعوت ولیمہ کا انتظام کیا گیا اس موقع پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کیلئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرم مجیب ارشد صاحب بابت ترکہ مکرم میاں محمد یعقوب صاحب درویش)

مکرم مجیب ارشد صاحب ابن مکرم میاں محمد ایوب صاحب ساکن فیڈرل بی ایریا کراچی نے درخواست دی ہے کہ مکرم میاں محمد یعقوب صاحب درویش ابن مکرم حاجی تاج محمود صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ نمبر 7/3 دارالیمن برقبہ دو کنال ان کے نام بطور مقاطعہ غیر منتقل کردہ ہے۔ اب یہ قطعہ ان کے ورثاء میں درخواست کے مطابق تقسیم کر دیا جائے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

(1) مکرم میاں محمد اسحاق صاحب (بیٹا) وفات یافتہ

ان کے ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

(i) مکرم عبدالسلام صاحب (بیٹا)
(ii) مکرم انور سعید صاحب (بیٹا)
(iii) مکرم طارق سعید صاحب (بیٹا)
(iv) مکرم قمر سعید صاحب (بیٹا)
(v) مکرم شہزاد سعید صاحب (بیٹا)
(vi) مکرم مبارک سعید صاحب (بیٹا)
(vii) محترمہ نصرت جہاں صاحبہ (بیٹی)
(viii) محترمہ فرزانہ کوثر صاحبہ (بیٹی)

(2) مکرم میاں محمد ایوب صاحب (بیٹا) وفات یافتہ

ان کے ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

(i) محترمہ امۃ السلام صاحبہ (بیوہ)
(ii) مکرم مجیب ارشد صاحب (بیٹا)
(iii) مکرم محمد شعیب ریحان صاحب (بیٹا)
(iv) محترمہ عطیہ عظیم صاحبہ (بیٹی)
(v) محترمہ فاخرہ سلام صاحبہ (بیٹی)
(vi) محترمہ ریحانہ اعجاز صاحبہ (بیٹی)

(3) مکرم میاں محمد داؤد صاحب (بیٹا) وفات یافتہ

ان کے ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

(i) مکرم عبدالسمیع صاحب (بیٹا)
(ii) مکرم قمر منیر صاحب (بیٹا)
(iii) محترمہ جمیلہ نثار صاحبہ (بیٹی)
(iv) محترمہ شکیلہ طاہر صاحبہ (بیٹی)
(v) محترمہ بشریٰ نسرین صاحبہ (بیٹی)
(vi) محترمہ کوثر پروین صاحبہ (بیٹی)
(vii) محترمہ ثمینہ مجیب صاحبہ (بیٹی)
(viii) محترمہ شبانہ طارق صاحبہ (بیٹی)

(4) مکرم میاں عبدالرؤف صاحب (بیٹا) وفات یافتہ

ان کے ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

(i) محترمہ سلمہ بیگم صاحبہ (بیوہ)
(ii) مکرم عطاء الغنی ثاقب صاحب (بیٹا)

(5) محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ (بیٹی) وفات یافتہ

ان کے ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

(i) مکرم میاں محمد اسلم صاحب (خاوند)
(ii) مکرم سکندر اسلم صاحب (بیٹا)
(iii) مکرم طاہر اسلم صاحب (بیٹا)
(iv) مکرم جاوید اسلم صاحب (بیٹا)
(v) مکرم نوید اسلم صاحب (بیٹا)
(vi) مکرم شہزاد اسلم صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

ربوہ میں پلاٹ خریدنے والے متوجہ ہوں

ربوہ میں قطعات و مکانات کی قیمتوں میں بے انتہا اضافہ ہو رہا ہے۔ گو ملک میں رئیل اسٹیٹس کی قیمتوں میں چڑھاؤ ہے۔ تاہم اس تناظر میں بھی یہاں قطعات کی قیمتیں غیر حقیقی ہوتی جا رہی ہیں۔ چند مفاد پرست افراد مختلف طریقوں سے محض کاروباری اور ذاتی منفعت کی خاطر ناجائز طور پر قیمتوں کو بڑھانے میں ملوث ہیں۔ جو اس بستی کے قیام کی بنیادی غرض کو پامال کر رہے ہیں۔ اس لئے ایسے تمام احباب جو ربوہ میں ذاتی ضرورت کے تحت پلاٹ یا مکان کی خرید و فروخت کے خواہشمند ہیں وہ پورا جائزہ لے کر آئندہ سودے کریں۔ اور راہنمائی کے لئے مرکز میں متعلقہ شعبوں سے بھی رابطہ کر سکتے ہیں۔ ربوہ میں سکنی پلاٹس خرید کرتے ہوئے اس بستی کے وقار اور تقدس کا احترام ہر ایک کے لئے فرض لازم ہے۔ (نظارت امور عامہ ربوہ)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر **40625** میں نفیسہ بشارت بنت بشارت احمد قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نور الحق کالونی بہاولپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 9-9-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/250 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ نفیسہ بشارت گواہ شد نمبر 1 بشارت احمد والد موصیہ وصیت نبر 28810 گواہ شد نمبر 2 مبشر احمد سدھو ولد چوہدری یوسف علی

مسل نمبر **40626** میں مدیحہ بشارت بنت بشارت احمد قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نور الحق کالونی بہاولپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 9-9-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/250 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ مدیحہ بشارت گواہ شد نمبر 1 بشارت احمد گواہ شد نمبر 2 مبشر احمد سدھو ولد چوہدری یوسف علی

مسل نمبر **40627** میں محمد اقبال گھمن ولد محمد رفیق گھمن قوم جٹ گھمن پیشہ پینشنر عمر 56 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نور الحق کالونی بہاولپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 17-9-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ مکان برقبہ 7 مرلہ واقع بہاولپور مالیتی -/400000 روپے۔ 2۔ زرعی زمین 11 ایکڑ واقع چک نمبر 30/3-R بہاولنگر مالیتی -/1100000 روپے۔ 3۔ بینک بیلنس مرکز قومی بچت -/600000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5160+5000 روپے ماہوار بصورت پینشن + بنک منافع مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/15000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد اقبال گھمن گواہ شد نمبر 1 مبشر احمد سدھو ولد چوہدری یوسف علی گواہ شد نمبر 2 نور احمد ولد حبیب احمد

مسل نمبر **40628** میں مبشرہ بیگم زوجہ محمد اقبال گھمن قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نور الحق کالونی بہاولپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 17-9-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور 4 تولہ مالیتی -/32000 روپے۔ 2۔ حق مہر ادا شدہ -/10000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ مبشرہ بیگم گواہ شد نمبر 1 محمد اقبال گھمن خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 مبشر احمد سدھو ولد چوہدری یوسف علی

مسل نمبر **40629** میں مبارکہ اقبال بنت محمد اقبال گھمن قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نور الحق کالونی بہاولپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 12-9-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ مبارکہ اقبال گواہ شد نمبر 1 محمد اقبال گھمن والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 محمد شفیق قیصر کامرس کالج روڈ بہاولپور

مسل نمبر **40630** میں ناصرہ اقبال بنت محمد اقبال گھمن قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نور الحق کالونی بہاولپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 12-9-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ ناصرہ اقبال گواہ شد نمبر 1 محمد اقبال گھمن والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 محمد شفیق قیصر کامرس کالج روڈ بہاولپور

مسل نمبر **40631** میں سعدیہ اشرف بنت شیخ محمد اشرف مرحوم قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد جنوبی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-10-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ سعدیہ اشرف گواہ شد نمبر 1 عبدالرزاق خان وصیت نمبر 20841 گواہ شد نمبر 2 عبدالمجیب خان ایڈووکیٹ وصیت نمبر 30720

مسل نمبر **40632** میں محمد احمد ولد غلام رسول قوم مہار پیشہ کاروبار عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 17-A ناصر آباد جنوبی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 5-9-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد احمد گواہ شد نمبر 1 مبشر احمد ندیم وصیت نمبر 31781 گواہ شد نمبر 2 غلام رسول والد موصی

مسل نمبر **40633** میں شگفتہ شاہین زوجہ محمد اکبر فاروق قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 58-A ناصر آباد جنوبی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-10-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر بذمہ خاوند -/200000 روپے۔ 2۔ طلائی زیورات 128.5 گرام مالیتی -/94000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ شگفتہ شاہین گواہ شد نمبر 1 عبدالرزاق وصیت نمبر 20841 گواہ شد نمبر 2 عبدالمجیب خان ایڈووکیٹ وصیت نمبر 30720

مسل نمبر **40634** میں حاجرہ مجید زوجہ عبدالمجید خان بلوچ قوم بلوچ پیشہ خانہ داری عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد جنوبی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 21-9-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ مکان برقبہ 5 مرلہ واقع دارالفتوح مالیتی -/250000 روپے۔ 2۔ زیور طلائی 4 تولہ مالیتی تقریباً -/35000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ حاجرہ مجید گواہ شد نمبر 1 عبدالرزاق خان وصیت نمبر 20841 گواہ شد نمبر 2 عبدالمجیب خان ایڈووکیٹ وصیت نمبر 30720

مسل نمبر **40635** میں امتہ الحفیظ زوجہ چوہدری منور احمد سراء جٹ قوم سراء جٹ پیشہ خانہ داری عمر 52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 13/10 دارالنصر غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 26-9-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور وزنی 491 گرام مالیتی -/33810 روپے۔ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند -/5000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ امتہ الحفیظ گواہ شد نمبر 1 چوہدری منور احمد سراء جٹ خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 چوہدری شمیم احمد سراء ولد چوہدری منور احمد سراء

مسل نمبر **40636** میں منیر احمد انور ولد مبارک احمد مرحوم قوم راجپوت بھٹی پیشہ دوکانداری عمر 48 سال بیعت پیدائشی احمدی 35/7 ساکن دارالیمن وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-10-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ مکان 35/7 برقبہ دس مرلہ مالیتی اندازاً -/700000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد منیر احمد انور گواہ شد نمبر 1 لیاقت علی انجم ولد نور محمد دارالیمن وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 2 ظہیر احمد ندیم ولد منیر احمد انور دارالیمن وسطی ربوہ

بازیافتہ انعامی بانڈز

ایک صاحب نے دفتر ہذا میں بازیافتہ انعامی بانڈ جمع کروائے ہیں۔ جن صاحب کے ہوں وہ دفتر صدر عمومی سے رابطہ کرلیں۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

Woodsy... Chiniot
Furniture®
فرنیچر جو آپ کے مکان کو گھر بنادے
Malik Center.Faisal Abad Road.
Tehseel Choak Chiniot.
Mobile:0320-4892536
URL:www.woodsy.biz
E_mail:salam@woodsy.biz

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ ربوہ بالمقابل ریلوے لائن
فون آفس: 212764 گھر: 211379

حبوب مفید اٹھرا
چھوٹی -/60 روپے بڑی -/240 روپے
تیار کردہ: ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
04524-212434 Fax:213966

بقیہ دورہ سپین از صفحہ 2

12 جنوری 2005ء

نماز فجر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت بشارت پیدروآباد میں پڑھائی۔

صبح دس بجے سپین کے مشہور تاریخی شہر اشبیلیہ (Sevilla) کے لئے روانگی ہوئی۔ روانگی سے قبل حضور انور نے دعا کروائی۔

اشبیلیہ، پیدروآباد سے 180 کلومیٹر کے فاصلہ پر جنوب کی طرف واقع ہے۔ 712ء میں مسلمانوں نے یہاں پر قبضہ کیا اور پھر گیارہویں صدی عیسوی میں اس شہر کو خلیفہ قرطبہ سے آزادی حاصل ہوئی۔

خلیفہ یعقوب المنصور نے جس کا دور حکومت 1184ء تا 1199ء ہے اشبیلیہ کو کافی ترقی دی اور ایک بہت بڑی مسجد بنائی۔

1228ء میں عیسائیوں نے اشبیلیہ پر قبضہ کرلیا اور اس مسجد کی جگہ چرچ بنایا جو Catedral De Giralda کہلاتا ہے۔

بارہ بجے کے قریب حضور انور اشبیلیہ پہنچے اور اس مسجد کو دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ حضور انور کو مسجد دکھانے کا باقاعدہ انتظام کیا گیا تھا اور مسجد میں ایک ایسے دروازے سے لیجایا گیا جو عام سیاحوں کے لئے نہیں کھولا جاتا۔ چرچ کے پادری نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

یہ مسجد بھی جواب ایک چرچ بن چکا ہے۔ بہت وسیع و عریض اور بہت خوبصورت ہے اور مسلمانوں کی شان و شوکت اور عظمت و طاقت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ حضور انور نے مسجد کے مختلف حصے دیکھے۔ ایک حصہ میں کرسٹوفر کولمبس جس نے امریکہ دریافت کیا تھا اس کی لاش دفن ہے وہ اس طرح کہ لوہے کے چار مجسمے اس لاش کے صندوق کو (جو کہ لوہے کا بنا ہوا ہے) اٹھائے ہوئے ہیں۔ اور خیال یہ ہے کہ لاش اسی جگہ نیچے زمین میں دفن ہے۔ صندوق میں نہیں۔

اس مسجد کا ایک بہت اونچا اور کافی چوڑا مینار بھی ہے۔ اس مینار کی بلندی 100 میٹر ہے۔ اس مینار پر چڑھنے کے لئے سیڑھیاں نہیں بنائی گئیں بلکہ سلوپ (Slope) بنائے گئے ہیں جن کی تعداد 34 ہے مسلمانوں کے زمانہ میں مؤذن گھوڑے پر بیٹھ کر اذان دینے کے لئے مینار کے اوپر چڑھتا تھا۔ اس مینار کے اندر جگہ جگہ پرانی یادگار چیزیں رکھی گئی ہیں۔ جن میں اس مسجد کا ایک دروازہ اور کئی مربع فٹ پر پھیلی ہوئی ایک گھڑی کی مشینری بھی ہے۔

حضور انور اس مینار کے اوپر تک تشریف لے گئے۔ گائیڈ ساتھ تھا جو ساتھ ساتھ مختلف اشیاء کے بارہ میں بتاتا جاتا تھا۔ مینار کے اوپر جاکر ایک ایسی جگہ بنی ہوئی ہے جہاں انسان چاروں طرف گھوم کر اشبیلیہ شہر کا نظارہ کرسکتا ہے۔ یہاں سے قریباً سارا شہر نظر آتا ہے۔ شہر میں جگہ جگہ مسلمانوں کے دور کی پرانی عمارتیں ان گزرے ہوئے دنوں کی یاد دلاتی ہیں جب یہ دیس اپنا تھا۔ اس جگہ سے اوپر بھی مینار کی انتہائی حد تک سیڑھیاں جاتی ہیں لیکن اس جگہ سے اوپر ٹورسٹ نہیں جاسکتے۔ حضور انور کے لئے مزید اوپر جانے کے لئے خصوصی طور پر دروازہ کھولا گیا اور حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ اور وفد کے دوسرے افراد مینار کی آخری حد تک اوپر گئے۔ حضور انور نے تصاویر بھی بنائیں۔ اس مینار سے اشبیلیہ کی وہ چھوٹی مسجد بھی نظر آتی ہے جو مسلمانوں نے اس بڑی مسجد سے قبل تعمیر کی تھی۔ غرناطہ کے ''الحمراء'' محل کی طرح اشبیلیہ میں بھی مسلمانوں نے القصر ایک خوبصورت محل تعمیر کیا تھا۔ یہ محل بھی اس مینار سے نظر آتا ہے۔ کچھ دیر مینار کے اوپر رکنے کے بعد حضور انور واپس نیچے تشریف لے آئے اور مسجد کے بعض حصوں کو دیکھا۔ مسجد کے محراب کی نشان دہی کی گئی ہے۔ حضور انور نے اسے بھی دیکھا اور گائیڈ سے مختلف امور کے بارہ میں دریافت فرماتے رہے۔

یہ مسجد جواب چرچ بن چکا ہے اس عمارت کی اونچائی 56 میٹر ہے اس میں موسیقی کے آلات رکھے ہوئے ہیں جن کو بجا کر عیسائی لوگ عبادت کرتے ہیں۔ نیز حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مریم کی تصویریں بھی آویزاں ہیں جو یہاں کے مشہور مصوروں کی مصوری کا نمونہ ہیں۔

اس مسجد (موجودہ چرچ) کے وزٹ کے بعد حضور انور القصر (Al-Cazar) محل دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ جو اس مسجد سے چند سو گز کے فاصلہ پر تعمیر کیا گیا تھا۔

اس محل کی تعمیر کے لئے غرناطہ سے آرکیٹیکٹ اور ماہرین منگوائے گئے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ الحمراء اور القصر کی بناوٹ اور نقش و نگار میں خاص مشابہت پائی جاتی ہے۔

یہ محل بہت ہی وسیع و عریض اور بہت ہی خوبصورت اور دیدہ زیب ہے اس محل کا بہت خیال رکھا گیا ہے اس لئے اب تک بہت اچھی حالت میں موجود ہے۔ اس محل کے ایک حصہ میں اب بھی ملک سپین کا بادشاہ آکر قیام کرتا ہے۔ اس محل کے اندر نماز پڑھنے کی جگہ بھی مخصوص ہے۔ اس کے علاوہ بہت سارے باغات اور تالاب اور فوارے لگے ہوئے ہیں۔ بادشاہ کی رہائش بہت خوبصورت ہے اور محل کے اندر جابجا قرآنی آیات اور کلمہ طیبہ لکھا ہوا ہے۔

جب حضور انور اس محل میں پہنچے تو محل کے منتظم نے حضور انور کا محل کے بیرونی دروازہ پر استقبال کیا اور پھر حضور انور کو سارے محل کا وزٹ کروایا اور محل کی تاریخ اور مختلف امور کے بارہ میں ساتھ ساتھ معلومات پہنچائیں۔ حضور انور نے محل کے بعض حصوں کی خصوصاً جہاں قرآنی آیات درج تھیں۔ تصاویر بنائیں۔ اور محل کے وسیع و عریض باغات میں سے بعض حصوں کا وزٹ فرمایا۔ یہ محل فن تعمیر اور نقش و نگار کا شاہکار ہے۔

اس محل سے کچھ فاصلے پر ریسٹورنٹ سانتا کروز (Restaurante Santa Cruz) میں ظہر و عصر کی نمازوں اور دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا تھا۔ حضور انور محل کے وزٹ کے بعد پیدل ہی اس ریسٹورنٹ میں تشریف لائے۔ جہاں حضور انور نے اڑھائی بجے ظہر و عصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔ اور اس کے بعد کھانا تناول فرمایا۔

یہاں سے چار بجے واپس پیدروآباد کے لئے روانگی ہوئی اور پانچ بج کر چالیس منٹ پر پیدروآباد پہنچے۔

ساڑھے چھ بجے حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری ملاقاتیں کیں۔

ساڑھے سات بجے حضور انور نے بیت بشارت میں مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔

13 جنوری 2005ء

نماز فجر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت بشارت پیدروآباد میں پڑھائی۔

صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

12 بج کر چالیس منٹ پر سپین کے مربیان مکرم عبداللہ ندیم صاحب، مکرم ملک طارق احمد صاحب، مکرم محبوب الرحمٰن صاحب، مکرم کلیم احمد صاحب اور مکرم عبدالصبور صاحب کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ جو ڈیڑھ بجے تک جاری رہی۔ حضور انور نے مختلف پہلوؤں سے تفصیلی جائزے لئے اور ان مربیان کو نہایت قیمتی نصائح اور ہدایات سے نوازا اور سپین میں انقلابی رنگ میں کام کرنے کے لئے مربیان کی رہنمائی فرمائی۔ سپین اور پرتگال میں زمین کی خرید اور نئی بیوت الذکر کی تعمیر کا بھی حضور انور نے جائزہ لیا اور ہدایات دیں۔

ڈیڑھ بجے حضور انور نے بیت بشارت میں ظہر و عصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔

پونے چھ بجے حضور انور اپنے خدام کے ساتھ پیدروآباد کے گردونواح میں پیدل سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ قریباً ایک گھنٹہ کی سیر کے بعد واپس تشریف لائے اور سات بجے بیت بشارت میں نماز مغرب و عشاء جمع کرکے پڑھائیں۔

برائے فروخت
پیجارو ماڈل 1993ء بہترین حالت میں صرف 102000 کلومیٹر چلی ہوئی برائے فروخت ہے
رابطہ: 212895 ربوہ

صرف پرانے پیچیدہ ضدی امراض بالخصوص
شوگر کا علاج
ہومیو ڈاکٹر پروفیسر محمد اسلم سجاد
31/55 علوم شرقی ربوہ فون: 212694

BABY HOUSE
ملکی اور غیر ملکی سائیکلوں کا گھر BMX-MTB
بیٹری سے چلنے والی کاریں اور سکوٹر نیز ایکسرسائز مشینیں دستیاب ہیں
احمدی بھائیوں کے لئے خصوصی رعایت
طالب دعا: ہمایوں خلیل فون: 7324002
Y.M.C.A بلڈنگ دکان نمبر 1
بالمقابل میکڈونلڈ نیلا گنبد۔ لاہور

ربوہ میں طلوع و غروب 24۔ جنوری 2005ء

طلوع فجر	5:39
طلوع آفتاب	7:04
زوال آفتاب	12:21
وقت عصر	4:02
غروب آفتاب	5:37
وقت عشاء	7:02

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
زاہد جیولرز
مہران مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹر: حاجی زاہد مقصود 04524-215231

ربوہ و گردونواح میں مکانات، پلاٹس و زرعی اراضی کی خرید و فروخت کا مرکز
میاں اسٹیٹ ایجنسی طالب دعا: میاں محمد کلیم ظفر
گلی نمبر 1 نزد ایجنسی صوفی تکی، ریلوے روڈ۔ ربوہ
فون آفس: 214220 فون رہائش: 213213

الاحمد الیکٹرک سٹور
ہر قسم کا اعلیٰ معیار کا سامان بجلی دستیاب ہے
سپیشلسٹ۔ ڈسٹری بیوشن بکس۔ والٹن روڈ۔ لاہور
ڈیفنس چوک لاہور کینٹ فون: 042-666-1182
0333-4277382
موبائل 0333-4398382

زرعی و سکنی جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
الحمد پراپرٹی سینٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
Mob: 0320-4893942
دوکان: 04524-214681
رہائش 213051-04524-214228

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود دکان 213649 رہائش 211649

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
زر مبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری ساتھی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
بخارا اصفہان، شجر کار، دیجی مخمل ڈائز، کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکرگڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل
042-6306163-6368130Fax:042-6368134
E-mail:muaazkhan786@hotmail.com

C.P.L 29